REGD. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ربوہ

روزنامہ

الفضل

۴ شعبان ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ پیسے

یوم شنبہ

جلد ۴۹/۱۴ ۔۔ ۲۷ تبلیغ ۱۳۳۹ھ ش ۔۔ ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء ۔۔ نمبر ۴۶

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(محررہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ربوہ ۲۶ فروری بوقت ½۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ اس وقت عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بارہ لاکھ ایکڑ غیر آباد اراضی فوری طور پر زیر کاشت لائی جائے گی

مغربی پاکستان کے چیف لینڈ کمشنر پیر احسن الدین کا بیان

لاہور ۲۶ فروری۔ مغربی پاکستان کے چیف لینڈ کمشنر پیر احسن الدین نے کل بتایا ہے کہ زرعی اصلاحات کی بناء پر صوبہ میں بڑے زمینداروں سے بحق سرکار حاصل کردہ تقریباً ۱۲ لاکھ ایکڑ بنجر اراضی کو بلاتاخیر زیر کاشت لانے کے لئے موثر تدابیر سوچی جا رہی ہیں۔ آپ نے کہا امید کرنی چاہیئے کہ ہر ضلع میں ان تدابیر کی بناء پر جون ۱۹۶۰ء تک کچھ نہ کچھ رقبہ قابل کاشت ہو جائے گا۔ اس میں خریف کی فصل بوئی جا سکے گی۔ آپ نے کہا ہم اس مسئلہ کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ تاکہ صوبہ میں زیادہ اناج اگاؤ کی مہم کامیاب ہو۔

پیر احسن الدین نے کل قبل دوپہر مقامی اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران اس سلسلہ میں مزید بتایا کہ ہر ضلع میں محکمہ انہار، محکمہ زراعت اور محکمہ مال کے ذمہ دار افسروں پر مشتمل اسپیشل ٹیمیں متذکرہ نوعیت کی اراضی کا جائزہ لے رہی ہیں۔ یہ ٹیمیں ترقیاتی تدابیر پر مشتمل رپورٹیں ۱۵ مارچ ۱۹۶۰ء تک پیش کریں گی اور پھر ہر ڈپٹی لینڈ کمشنر انہی رپورٹوں کی روشنی میں اپنے پورے ضلع کے لئے ایک جامع سکیم تیار کرکے اس کی منظوری چیف لینڈ کمشنر سے ۱۵ اپریل ۱۹۶۰ء تک لے گا۔ بعد میں ان سکیموں پر فوراً عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ تاکہ جون ۱۹۶۰ء تک فصل خریف کی کاشت ہو سکے۔

پیر احسن الدین نے بتایا کہ زرعی اصلاحات کی بناء پر مغربی پاکستان میں ۶۰۱۶ بڑے زمینداروں کی تقریباً ۳۰ لاکھ ایکڑ اراضی بحق سرکار حاصل کی گئی ہے جس میں سے تقریباً ۱۲ لاکھ ایکڑ رقبہ غیر ترقی یافتہ ہے۔ لینڈ کمیشن کی خواہش ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس بارہ لاکھ ایکڑ رقبہ کو بلا تاخیر زیر کاشت لایا جائے۔ اس کام پر صوبائی خزانہ کا کتنا خرچ آئے گا۔ تا حال اس کا اندازہ نہیں لگایا گیا۔

آپ نے مزید بتایا کہ بڑے زمینداروں سے حاصل کردہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

صدر ایوب اور شاہ ایران نے ورسک بند دیکھا

لاہور ۲۶ فروری۔ شہنشاہ ایران، ترکیہ کے صدر جلال بایار اور صدر محمد ایوب خاں کل بذریعہ طیارہ ورسک ڈیم دیکھنے گئے۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین بھی ان کے ہمراہ تھے۔

... کو جماعت احمدیہ کراچی کا جلسہ مصلح موعود بھی مقام اجتماع میں ہی منعقد ہوا۔ جس میں انصار کے علاوہ جماعت کے دوسرے احباب نے بھی شرکت کی۔ اجتماع اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ (مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں

مجلس انصار اللہ کراچی کے دوسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

کراچی (بذریعہ ڈاک) مجلس انصار اللہ کراچی کا دوسرا سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں مورخہ ۲۰۔۲۱ فروری ۱۹۶۰ء کو دو روز تک جاری رہنے کے بعد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ یہ دو روز انصار اللہ نے خاص التزام کے ساتھ نماز تہجد ادا کرنے اللہ تعالےٰ کے حضور خصوصی دعاؤں میں مصروف رہنے اور اہم دینی اور علمی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے نیز علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے میں بسر کئے۔ اجتماع میں مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل قائد تربیت نے بھی ربوہ سے کراچی تشریف لے جا کر شرکت کی۔ اور اجتماع سے خطاب فرمایا۔

علاوہ ازیں افتتاحی اجلاس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی، محترم جناب مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ریکارڈ کئے ہوئے پیغامات بھی سنائے گئے۔ جنہیں انصار اللہ نے خاص توجہ اور انہماک سے سنا۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ریکارڈ کی ہوئی تقاریر بھی مختلف اجلاسوں میں سنائی گئیں۔ مورخہ ۲۰ فروری

مشرقی اور مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

— پر —

مجاہدین احمدیت کی تقاریر

۲۷ فروری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد محمود میں مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب، مکرم عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم فضل الٰہی صاحب انوری جو کئی سال تک ممالک بیرون میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد واپس تشریف لائے ہیں۔ مشرقی اور مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر تقاریر فرمائیں گے۔ دوست کثرت سے تشریف لا کر مستفید ہوں۔ (سکرٹری امور عامہ دار الصدر جنوبی)

ہفتہ تعلیم و تلقین کا پروگرام

مورخہ ۲۶ فروری بروز جمعہ پونے ۷ بجے شام الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مکرم عباد اللہ صاحب گیانی "سکھ مذہب" کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (نائب الامین الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ ۲۷ فروری ۱۹۶۰ء

اندازِ تحقیق

حال ہی میں سید ابوالحسن صاحب ندوی کی جو معتمد تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور رکن عربی اکاڈیمی دمشق ہیں۔ ایک تالیف موسوم "قادیانیت"۔ مطالعہ اور جائزہ" مکتبہ دینیات۔ ۱۳۴ شاہ عالم مارکیٹ لاہور نے شائع کی ہے۔

ہمیں اس کتاب کا الفضل میں نوٹس لینے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن اردو پریس کے ایک طبقہ نے اس کتاب پر ایسے ریویو شائع کئے ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کتاب کا سرسری نوٹس لینا ضروری ہوگیا ہے۔ ہماری نظر سے تا حال ایک لاہور کے معزز معاصر کا ریویو گذرا ہے۔ اس لئے ہم صرف اس ریویو اور اصل کتاب کے حوالہ سے کچھ معروضات کرنا چاہتے ہیں۔ انداز تحریر کے متعلق اس معاصر نے لکھا ہے کہ

"فاضل مصنف نے ساری کتاب میں متانت اور تہذیب کا دامن کہیں نہیں چھوڑا"

اگرچہ یہ کلی طور پر صحیح نہیں ہے۔ تاہم ایک حد تک صحیح ہے اگرچہ خود کتاب کا نام ہی ایسا ہے جو "تنابزوا بالالقاب" کی زد میں آتا ہے۔ اور ایک اسلامی تعلیمات کے عالم و فاضل کو ایسی غلطی سے اجتناب چاہیئے تھا خیر۔

کتاب میں کیا ہے اسے ہم معاصر کے ریویو ہی میں سے یہاں نقل کرتے ہیں۔

"اس کا ملخص مصنف کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔ ..... اس دور میں طبیعتوں کی عام بے چینی، معتدل ذرائع اصلاح و انقلاب سے مایوسی علماء کے وقار و اعتماد میں تنزل۔ مذہبی بحثوں میں گرم بازاری عامیانہ ذوق جستجو اور طبیعتوں کی آمادگی ہر چیز مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے سازگار ثابت ہوئی۔ دوسری طرف برطانوی حکومت تحریک مجاہدین کی تحریک سے زک اٹھا چکی تھی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور جوش مذہبی سے پریشان و ہراساں رہتی تھی، اس تحریک کا خیر مقدم کیا جس نے حکومت برطانیہ سے وفاداری و اخلاص کو اپنے بنیادی عقائد و مقاصد میں شامل کیا تھا۔ یہ اقتباس در حقیقت اس ساری کتاب کا مرکزی نقطہ خیال ہے اور پورا مجموعہ اس اجمال کے گرد گھومنے والی تفصیل ہے"۔

(نوائے وقت ۸ فروری ۱۹۶۰ء)

معاصر نے آخر میں لکھا ہے:۔

"کتاب کو پڑھ کر یہ خیال ضرور آتا ہے کہ مصنف نے "قادیانی مذہب" مصنفہ پروفیسر الیاس برنی مرحوم سے بہت کچھ اثر قبول کیا ہے اور اس تصنیف میں اسی عظیم الشان کتاب نے ان کی راہ نمائی کی ہے"۔

خود مصنف نے اپنی کتاب کے ملاپر حرف گفتنی کے زیر عنوان اس کا اعتراف بدیں الفاظ کیا ہے۔

"پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی کتاب "قادیانی مذہب" نے مصنف کی ابتدائی راہ نمائی کی۔ اور اس سے کتاب کی ترتیب کا خاکہ بنانے میں بڑی مدد ملی۔ اگر مصنف نے منقولات کا براہ راست اور بطور خود مطالعہ کیا۔ پھر بھی اس جلیل القدر کتاب سے بہت سے قادیانی ماخذ کا علم ہوا۔ اور کچھ بہت سے معلومات حاصل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی حمیت اور علمی خدمت قبول فرمائے۔ اور ان کو جوار رحمت میں جگہ دے"۔ (ص۱۱)

فاضل مصنف اسی "حرف گفتنی" میں ص۱۰-۱۱ پر فرماتے ہیں:۔

"عبارتیں (جن کا کتاب میں حوالہ دیا گیا ہے) پوری احتیاط کے ساتھ اپنے صحیح ماخذ سے نقل کی گئی ہیں"۔

ان باتوں سے واضح ہے کہ آپ کو اپنی تحقیقات کے متعلق کافی حسن ظن ہے۔ اور اس لئے جن نتائج پر آپ پہنچے ہیں۔ ان کی بنیاد بڑی محکم ہے۔ ذیل میں ہم مثال کے طور پر ایک بات درج کرتے ہیں۔ جس سے آپ کے اس دعوے کی تصدیق یا تردید ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ نے کہاں تک دیانت و امانت سے کام لے کر "احمدیت" کو صحیح زاویوں سے سمجھنے کی واقعی کوشش کی ہے۔ آپ اپنی کتاب کے باب سوم کی فصل دوم میں "انگریزی حکومت کی تائید و حمایت اور جہاد کی مخالفت" کے زیر عنوان ایک ذیلی سرخی "انگریزی حکومت کے رضا کار اور جاسوس" کے تحت ص۱۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح ملا عبدالحلیم اور ملا نور علی قادیانی کے پاس سے ایسی دستاویزیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ وہ افغانی حکومت کے غدار اور انگریزی حکومت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں اخبار الفضل نے افغانی اخبار "امان افغان" کے حوالہ سے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا۔ وہ لکھتا ہے:۔

"افغان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ "کابل کے دو اشخاص ملا عبدالحلیم چہار آسیائی و ملا نور علی دوکاندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اور لوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انہیں اصلاح کی راہ سے بھٹکا رہے تھے جمہوریہ نے ان کی اس حرکت سے مشتعل ہو کر ان کے خلاف دعویٰ دائر کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مجرم ثابت ہو کر عوام کے ہاتھوں پنجشنبہ ۱۱ رجب کو عدم آباد پہنچائے گئے۔ ان کے خلاف مدت سے ایک اور دعویٰ دائر ہو چکا تھا۔ اور مملکت افغانیہ کے مصالح کے خلاف غیر ملکی لوگوں کے سازشی خطوط ان کے قبضہ سے پائے گئے جن سے پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان کے دشمنوں کے ہاتھوں بک چکے تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل مزید تفتیش کے بعد شائع کی جائے گی"۔ (امان افغان)

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

اب ذرا الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء کا پرچہ نکال کر دیکھئے اور حیرت سے دیکھئے کہ جس چیز کو مولانا سید ابوالحسن صاحب ندوی نے اپنے نتیجہ کی بنیاد کے لئے پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ اخبار الفضل نے افغانی "امان افغان" کے حوالہ سے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا ہے اس کو اخبار الفضل نے درج کر کے اس پر یہ نوٹ تحریر کیا ہے۔ ذیل میں وہ نوٹ درج کیا جاتا ہے۔

"الفضل۔ حکومت افغانستان نے ملامت سے بچنے کے لئے اب کے نئے حیلے تراشے ہیں۔ ایک تو غریب احمدیوں کو اس بات کا مجرم ٹھہرایا ہے کہ وہ لوگوں کو اپنے عقیدہ کی تلقین کر کے مشتعل کرتے تھے۔ حالانکہ (قطع نظر اس بات کے کہ اشاعت عقیدہ اسلام میں جرم نہیں) اس قسم کا کوئی واقعہ کابل میں نہیں ہوا۔ اور نہ کبھی ایسی شکایت اس سے پہلے کی گئی۔ اور نہ کوئی فساد یا خصوصاً کا انہ ہے دوم ان پر سازشی خطوط کا الزام لگا دیا۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ حالانکہ در اصل کوئی ثبوت نہیں۔ وزیر صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ بعد تفتیش کے تفصیل شائع ہوگی۔ تو کیا سنگساری قبل از تفتیش کر دی ہے۔ جس حکومت میں ایسی وحشیانہ سزائیں محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے جائز سمجھی جائیں۔ اس میں چند سازشی خطوط کا بنا کر مجرمین کے ماتھے مڑھ دینا آسان ہے بہتر تھا کہ پہلے سازشی خطوط کے مقدمہ کا فیصلہ کیا جاتا۔ قبل از فیصلہ مقدمہ سزا کا اجرا حکومت افغانستان ہی کی خصوصیات سے ہے۔ ہم مفصل پھر لکھیں گے۔ بہر حال بعض لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کہ خبر صحیح نہیں ان کو خبر کی تصدیق تو ہوگئی۔ اور شہدا کے صحیح نام بھی معلوم ہوگئے (مولانا عبدالحلیم اور قاری نور علی) ..... مولوی عبدالحلیم صاحب کی عمر ۶۰ سال تھی۔ اور وہ بالکل گوشہ نشین تھے۔ حتیٰ کہ اپنے گھر کے کاروبار سے بھی دستکش تھے اور قاری صاحب کابل میں صابون فروش تھے ۲۵ - ۲۴ سالہ نوجوان تھے سادگی بشرہ سے عیاں تھی۔ دونوں کو سیاسیات یا کسی شورش انگیزی یا اشتعال دہی سے متہم نہیں کیا جا سکتا"۔

(الفضل ۳ مارچ ۱۹۲۵ء)

اس نوٹ کو غور سے پڑھئے، الفضل تو یہ کہہ رہا ہے "امان افغان" کا بیان سراسر غلط ہے۔ محض اپنے بچاؤ کے لئے یہ بیان دیا ہے اور تفتیش سے پہلے ناحق بے گناہوں کو شہید کیا ہے مگر مولانا فرماتے ہیں کہ الفضل نے اس اطلاع کو فخریہ شائع کیا ہے۔ اور مولانا اس سے خود ہی یہ غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دیکھا

"ملا عبدالحلیم اور ملا نور علی قادیانی کے پاس سے ایسی دستاویزیں اور خطوط برآمد ہوئے جن سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ افغانی حکومت کے غدار اور انگریزی حکومت کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں"۔

اللہ اللہ یہ ہے شان تحقیق جس پر ہمارے ان معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و رکن عربی اکاڈیمی دمشق کو ناز ہے۔ کیا ندوی صاحب کے پاس افغانی اخبار "امان افغان" کے بیان کا کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے تو انہیں چاہیئے تھا کہ اسے پیش کرتے۔

اب معاملہ دو صورتوں سے خالی نہیں ہے یا تو فاضل مصنف نے الفضل کا اصل حوالہ نکال کر نہیں دیکھا اور محض پروفیسر الیاس برنی کی کتاب سے نقل کر دیا ہے۔ اور ہر حوالہ براہ راست دیکھنے کا

(باقی دیکھیں ص۳ پر)

احمدی مردوں اور عورتوں کیلئے
سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قیمتی اور زریں نصائح

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس برموقعہ جلسہ سالانہ ۵۹ء

(۳)

تعدد ازدواج

ظاہر ہے کہ اہلی زندگی کی تلخی کا باعث ایک سے زائد شادی کرنا بھی ہوتا ہے۔ تعدد ازدواج یعنی ایک سے زیادہ شادی کرنے کا مسئلہ ہمیشہ سے مختلف فیہ رہا ہے اور اس زمانہ میں بھی اس کے متعلق مختلف قوموں اور مختلف ممالک اور مختلف مذاہب کا نظریہ مختلف ہے۔ لیکن اسلام نے بعض حالات میں اسے جائز اور بعض صورتوں میں ضروری قرار دیا ہے۔ مثلاً جنگ کی صورت میں جب مردوں کی تعداد کم ہو جائے اور عورتیں مردوں کی نسبت بہت زیادہ ہوں یا خدائی ارشاد کے ماتحت دینی ضروریات کے لئے ایک سے زائد شادی کرنا لیکن عام حالات میں محض نفسانی اغراض کے لئے ایک سے زیادہ شادی کرنا مناسب نہیں ہے۔

کوئی شخص اس امر کا انکار نہیں کر سکتا کہ عام حالات میں خصوصاً جب کہ ایک سے زائد شادی کرنے والا شرائط عدل وغیرہ کا لحاظ نہ رکھے تو وہ اہلی زندگی کی خرابی کا باعث ہوتا ہے اور ایک سوت کی دوسری سوت سے ناراضگی اور ناموافقت کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں:۔

لنا دین و دنیا للنصاری
ومقت الضرتین من العیان

کہ ہمارے لئے دین ہے۔ اور نصاریٰ کے لئے دنیا۔ اور دو سوتوں کی ناراضگی ایک واضح اور کھلی حقیقت ہے۔ اس مثال سے تعدد ازدواج کے مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ جس طرح دین اور دنیا دو سوتیں ہیں لیکن مطابق حکم الٰہی وابتغ فیما اتاک اللہ الدار الآخرۃ کہ دنیا سے جو حصہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اسے بھی آخرت کے حصول کا ذریعہ بناؤ جب دنیا بھی آخرت کے حصول میں ممد و معاون بن جائے یعنی دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں بھی اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جائے کہ وہ دین کی خادم ہو تو اس وقت دونوں میں اتفاق اور صلح ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر دوسری بیوی تقویٰ کے ماتحت یعنی ایسی حقیقی ضرورت کے وقت کی جائے کہ پہلی بیوی بھی اسے حقیقی ضرورت خیال کرے تو اس وقت ان میں نااتفاقی نہیں ہو گی بلکہ وہ صلح اور اتفاق سے رہیں گی۔

اس کی ایک مثال جو میرے علم میں ہے۔ وہ مرحوم و مغفور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ کی دوسری شادی کی ہے۔ آپ نے دوسری شادی ایک ایسی حقیقی ضرورت کے ماتحت کی جسے آپ کی پہلی بیوی بھی حقیقی خیال کرتی تھیں بلکہ وہ خود محرک بنیں کہ آپ دوسری شادی کر لیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی پہلی بیوی نے اپنی سوت کے بچوں کو اسی طرح پالا جیسے حقیقی ماں اپنے بچوں کو پالا کرتی ہے

کثرت ازدواج کی بنا اسلام نے تقویٰ پر رکھی ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

اگرچہ عورت بجائے خود پسند نہیں کرتی۔ کہ کوئی اور اس کی سوت آوے۔ مگر اسلام نے جس اصول پر کثرت ازدواج کو رکھا ہے وہ تقویٰ کی بناء پر ہے۔ بعض اوقات اولاد نہیں ہوتی اور بقائے نوع کا خیال انسان میں ایک فطرتی تقاضا ہے اس لئے دوسری شادی کرنے میں کوئی عیب نہیں ہوتا بعض اوقات پہلی بیوی کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے اور بہت سے اسباب اس قسم کے ہوتے ہیں۔ پس اگر عورتوں کو پورے طور پر خدا تعالیٰ کے احکام سے اطلاع دی جاوے۔ اور انہیں آگاہ کیا جاوے تو وہ خود بھی دوسری شادی کی ضرورت پیش آنے پر ساعی ہوتی ہیں

(الحکم ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء)

عورتوں کو نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض ان صورتوں کا ذکر کر کے جن میں انسان کے لئے دوسری شادی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی۔

سو تم اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو۔ بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے مورد قہر الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔....

تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے دل مت لگاؤ۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو۔ جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں کوشش کرو تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو جاؤ۔"

(کشتی نوح صا)

مردوں کو نصیحت

حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"محبت کو قطع نظر بالائے طاق رکھ کر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیئے مثلاً پارچات خرچ خوراک معاشرت حتیٰ کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔

یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں۔ تو بجائے بیاہ کے ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے۔ خدا تعالیٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر جو شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی ان کی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسی لذات کی نسبت جن سے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے تلخ زندگی بسر کر لینی ہزار ہا درجہ بہتر ہے تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لئے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے۔ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوت کی دیکھے اور اس کی نظر بار بار خراب ہوتی ہو۔ تو زنا سے بچنے کے لئے دوسری شادی کرلے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔ تورات سے بھی یہی ثابت ہے۔ کہ اس کی دلداری زیادہ کرے۔ کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اس کے ساتھ گذارا ہوا ہوتا ہے۔ اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہاں تک کرنی چاہیئے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواج ثانی کی محسوس ہو۔ لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اس کی پہلی بیوی کو سخت دکھ ہوتا ہے اور حد درجہ کی دل شکنی ہوتی ہو تو اگر وہ صبر کر سکے۔ اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اس سے خون ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اگر اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لئے کر دے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے.........

تقویٰ یعنی شرعی ضرورت جو اپنے محل پر ہو اگر موجود ہو تو پہلی بیوی خود تجویز کرتی ہے کہ خاوند دوسرا نکاح کرے آخری نصیحت ہماری یہی ہے۔ کہ اسلام کو اپنی عیاشیوں کے لئے سپر نہ بناؤ۔ کہ آج ایک حسین عورت نظر آئی تو اسے کر لیا۔ کل اور نظر آئی تو اسے کر لیا۔ یہ تو گویا خدا کی گدی پر عورتوں کو بٹھا دینا اور اسے بھلا دینا ہوتا۔

(الحکم ۲۸ر فروری سنہ ۱۹۰۳ء)

اولاد کی خواہش اور انکی تربیت

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔
خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جیسا کہ فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ اب اگر انسان خود مومن نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے۔ اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ

رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کرنے کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے خود وہ کونسی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے۔ اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیئات رکھنا جائز ہوگا۔

اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی بھی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہو جاتے ہیں ...... لوگ اولاد کی خواہش کرتے ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اس سے امید کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریٰتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور یہ تب ہی میسر ہو سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں۔ بلکہ عباد الرحمان کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر ایک شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا۔ واجعلنا للمتقین اماما اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہوگا۔ اس میں گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۱ء)

تمام بنی نوع سے ہمدردی

تیسری بات جو اس سلسلہ میں کہنی چاہتا ہوں وہ تمام بنی نوع سے ہمدردی ہے۔ اور اس کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے اسے شرائط بیعت میں داخل کیا ہے۔ چنانچہ دس شرائط بیعت میں سے چوتھی اور نویں شرائط اسی امر سے متعلق ہیں۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طور سے۔

شرط نہم یہ ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوع سے ہمدردی کرے۔

تکبّر

بڑے گناہوں میں سے میں ایک ایسے گناہ کو لیتا ہوں جو روئے زمین پر سب گناہوں سے پہلے کیا گیا۔ اور وہ تکبر ہے۔ جس کی اصلی جڑ نسلی تفاخر اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر خیال کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا ہے۔ ابھی حضرت آدمؑ اور حوا سے بھی غلطی سرزد نہ ہوئی تھی کہ ابلیس نے ازراہ تکبر حضرت آدمؑ پر پیدائشی لحاظ سے اپنی برتری اور فوقیت کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور یہ ایک ایسا گناہ ہے۔ جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ تکبر اور ایمان ایک دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تکبر کو ہر ایک شرارت کی جڑ قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے آپ نے دس شرائط بیعت میں سے ساتویں شرط یہ رکھی ہے کہ بیعت کرنے والا

"تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔"

حضور اقدسؑ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے۔ وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے۔ اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اسکے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ رہے تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پا جاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے۔ تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دنیا میں انسان کسی سے ڈر سکتا ہے۔ تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۵)

متکبّر سے زیادہ کوئی بُت پرست نہیں

اور فرماتے ہیں:۔

"میرا مسلک یہ نہیں کہ میں ایسا تندخو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں میں تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہوں۔ نہ کہ میں خود بت بنوں۔ اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء)

(باقی)

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرا بھتیجا نعیم احمد اکثر بیمار رہتا ہے اس بچہ کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرماوے۔

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میں لمبے عرصہ سے شدید مشکلات پریشانیوں اور بیماریوں میں پھنسا ہوا ہوں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحت اور راحت آسائش والی زندگی عطا فرمائے

(خاکسار ظفر اسلام)

(۳) میرے لڑکے منور احمد صاحب کا آخری امتحان ۲۹ فروری کو ہونے والا ہے دوست دعا فرمائیں کہ خداوند کریم نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

مولوی عبدالرزاق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لدھیکے نیویں

(۴) میں آج کل بعض پریشانیوں اور مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں اور مشکلات دور فرمائے آمین۔

مولوی محمد صدیق احمدی سیکرٹری مال کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات

یوم مصلح موعودؑ کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

۲۰ فروری کو ساڑھے چار بجے کے بعد محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت لجنہ ہال ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلے میں جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد فضل عمر جونیر ماڈل سکول کے بچوں نے اپنا پروگرام پیش کیا۔ سب سے پہلے خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پیشگوئی کے الفاظ کے جی سکول کے پانچ بچوں نے علی الترتیب زبانی سنائے۔ پھر امۃ المصور مرزا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا" خوش الحانی سے سنائی۔ پھر وسیمہ نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کے موضوع پر تقریر کی اور امۃ النصیر نے "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" کی وضاحت کی۔ آخر میں امۃ المصور مرزا نے نظم سنائی۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ دارالرحمت شرقی نے پسر موعود کی آمد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے مختلف اقتباسات پیش کئے۔ جن میں بتایا گیا تھا کہ بشیر اول پسر موعود کے لئے بطور ارہاص کے تھا۔

محترمہ امینہ فرحت صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود "وہ اولوالعزم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" کو بدلائل بیان کیا۔

ان کے بعد رضیہ سلطانہ نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ مسرت نے نظم سنائی۔ پھر امۃ الباری نورتھ ایریا نے بتایا کہ کس طرح پیشگوئی کے مطابق جس کی قیادت کو خطرناک تصور کیا جاتا تھا کسے معلوم تھا کہ ایک دن آئے گا کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام اکناف عالم تک پہنچائے گا۔ اور ثابت کیا کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہے۔

ان تقاریر کے علاوہ مختلف نظمیں صاحبزادی امۃ الحلیم اور قمر النساء نے پڑھیں۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعائیہ اشعار پڑھنے اور عہد دہرانے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی۔

(مرتبہ امۃ الرشید شوکت)

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں شامل ہونے کا شرف

اس سال اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ کی پہلی دعائیہ فہرست ۲۰ فروری سنہ ۶۰ء کو سیدنا حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں پیش کی گئی۔ چنانچہ ۲۹ رمضان المبارک کے موقع پر بھی اس سال کی دوسری دعائیہ فہرست انشاء اللہ پیش حضور کی جائیگی جو دوست پہلی فہرست میں شمولیت کا شرف حاصل نہیں کر سکے وہ ۲۹ رمضان کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کے لئے اس دن سے پہلے پہلے اپنا چندہ تحریک جدید ادا فرمانے کا پورا پورا خیال رکھیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

میجک لینٹرن کے ذریعہ چوہدری شبیر احمد صاحب کا لیکچر

۲۷ فروری بروز ہفتہ بعد نماز مغرب محلہ دارالیمن کے میدان میں "غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی" پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقف زندگی میجک لینٹرن کے ساتھ لیکچر دیں گے۔ مقامی احباب تشریف لاکر استفادہ فرمائیں۔

(صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

وصیت فارم پر کرنے کے لئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت کے فارم بالعموم احتیاط اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی وجہ ایک یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر ایک مرتبہ شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنیوالے وصیت لکھنے والے گواہ اور مصدقین احباب ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

(۲) وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

(۳) وصیت کنندہ کا اپنا مکمل پتہ ہونا چاہیئے جس پر خط و کتابت ہو سکے۔

(۴) وصیت پر دو گواہوں کے دستخط معہ ولدیت اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ اگر وہ قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے ورنہ جماعت کے عہدیدار ہوں۔

(۵) وصیت میں اگر جائیداد غیر منقولہ (زمین یا مکان وغیرہ) پیش کی گئی ہو تو بالغ ورثاء اور شرکاء کے دستخط معہ ولدیت اور مکمل پتے ہونے چاہئیں۔

(۶) وصیت میں درج کردہ جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل پوری پوری (محل وقوع رقبہ و اندازہ قیمت) کا درج کرنا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

(۷) ا۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدیداروں کی تصدیق ہونی چاہیئے
ب۔ مستورات کی وصیتوں پر اگر مقامی لجنہ قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کروادی جائے ورنہ مقامی عہدیداروں کی تصدیق کافی ہے۔

(۸) مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد یا ماہوار آمد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے۔ اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے اگر مہر کی رقم وصول ہو چکی ہو تو اب کس شکل میں ہے۔

(۹) مہر کے حصہ وصیت کے متعلق (اگر مہر ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے) خاوند کی تحریر وصیت کے ساتھ شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ وار ہے۔

چندہ شرط اول (حسب حیثیت کم سے کم موازی آٹھ آنے) اور چندہ اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم کے حاشیہ پر نوٹ کیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان دونوں چندوں کی فوری ادائیگی تکمیل وصیت کے لئے ضروری ہے ورنہ کارروائی ملتوی رہے گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تقسیم حفاظ جماعت احمدیہ

برائے تراویح رمضان المبارک

جماعت و مقام	حافظ قرآن
(۱) مرکزی مسجد مبارک۔ ربوہ۔	حافظ شفیق احمد صاحب آف احمدنگر
(۲) جماعت احمدیہ سرگودھا۔	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب۔
(۳) جماعت احمدیہ لاہور	حافظ قاری محمد شفیع صاحب آف دھرک
(۴) جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر	حافظ محمد رمضان صاحب۔
(۵) جماعت احمدیہ ملتان شہر	حافظ عبدالمالک صاحب۔
(۶) جماعت احمدیہ کراچی	حافظ عزیز احمد صاحب آف چنیوٹ۔
(۷) مسجد احمدیہ لاہور	حافظ محمد اعظم صاحب نسیم
(۸) " " بہاولنگر	حافظ غلام حسین صاحب
(۹) " " بھوڑو	حافظ عبدالرشید صاحب
(۱۰) حلقہ جودھامل بلڈنگ لاہور	حافظ محمود الحق صاحب آف کپورتھلہ
(۱۱) " گنج لاہور	حافظ کرم الٰہی صاحب
(۱۲) جماعت احمدیہ اوکاڑہ	حافظ محمد یوسف صاحب
(۱۳) جماعت احمدیہ ٹوپی	قریشی محمد حنیف صاحب
(۱۴) جماعت احمدیہ چک ۶۵ ب	حافظ غلام محمد صاحب
(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی	حافظ عبدالجلیل صاحب اعوان
جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں	حافظ محمد عمر صاحب

ضروری نوٹ: حفاظ کی کمی کی وجہ سے باقی جماعتوں کے لئے حافظ قرآن کا انتظام نہیں کیا جا سکا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ عام و حصہ آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال اس وقت تک چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی میں گذشتہ سال کی اسی وقت تک کی وصولی سے قریباً چھیاسٹھ ہزار روپے بیشی ہے (فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک) لیکن ابھی تک ان چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے کم ہے۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ تمام جماعتوں کے عہدہ دار حسب سابق ان آخری مہینوں میں بقایاجات کی وصولی کے لئے زیادہ محنت اور توجہ سے کام کریں۔ تا سال ختم ہونے سے پہلے بجٹ پورا ہو جائے ——— یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ بہت سی جماعتوں کی اس وقت تک کی وصولی کافی تسلی بخش ہے اور کئی جماعتیں اپنا سال تمام کا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ادائیگی کر چکی ہیں۔ اور کئی جماعتوں نے تدریجی بجٹ کے برابر یا کچھ کم و بیش ادائیگی کر دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ایسی جماعتوں کی فہرست دُعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ اور یہ فہرست یہاں بھی نیچے درج کی جاتی ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب کے جان و مال میں برکت ڈالے۔ انہیں دین و دنیا میں سرخرو کرے۔ اور انہیں اور ان کی نسلوں کو ہمیشہ خدمتِ اسلام کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور انہیں توفیق دے۔ کہ ان کے چندوں میں جو تھوڑی بہت کمی رہ گئی ہے۔ اسے جلد از جلد پورا کر سکیں۔

اور اللہ تعالیٰ دوسری جماعتوں کو بھی توفیق دے۔ کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کر سکیں۔ کیونکہ بعض جماعتوں کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔ بلکہ بعض جماعتیں تو ابھی بہت پیچھے ہیں۔ ان جماعتوں کو ان دو مہینوں میں جو سال ختم ہونے میں باقی ہیں۔ غیر معمولی جد وجہد کرنی چاہیئے کسی جماعت کو صرف سالِ رواں کا بجٹ پورا کر کے مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک کہ تمام پچھلے بقائے وصول نہ ہو جائیں۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کی ضروریات اس امر کی مقتضی ہیں۔ کہ چندے بڑھیں۔ اور جلد بڑھیں۔ اور چندوں میں خاطر خواہ ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ بقایاجات کی وصولی پر پورا پورا زور دیا جائے:۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اسلام کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور جن احباب کو اس جماعت میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے۔ پس اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں برضا و رغبت جو ذمہ داریاں قبول کی ہیں۔ ان کے ادا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے:۔

ا۔ سال تمام کا بجٹ یا اس سے بھی زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع ملتان:۔ چک ۴۹۱/E.B۔ چک ۱۷/10.R۔ چک ۳۴/10.R۔ چاہ کسووالہ چک ۳۵۷/W.B۔ چاہ شیخواہ۔ چک ۳۹۰/W.B۔ فرید پور۔ لالی پور

ضلع لائلپور:۔ چک ۵/ج ب سٹھیالہ۔ چک ۳۳/ج ب دھیر کے۔ چک ۶۴۴/گ ب چک ۶۷/R.B مال کلاں۔ ماموں کانجن۔ تاندلیانوالہ۔

ضلع لاہور:۔ جوڑہ

ضلع شیخوپورہ:۔ کلسیاں

گوجرانوالہ:۔ مہلکے

ضلع سیالکوٹ:۔ راڈکے۔ کوٹ آغا۔ مانگا۔ کا ہلکے ناگرسے۔

رحیم یار خان:۔ چک ۱۰/P نہر آب حیات۔ چک ۱۰۶/P

ضلع بہاولپور:۔ احمد پور شرقیہ

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۶/مراد۔ چک ۳۲۷/H.R مروٹ

ضلع گجرات:۔ ڈنگہ۔ بھیر ہیلاں۔ بارموسی۔ نزکھا۔

ضلع شاہپور:۔ چک ۹ پنیار۔ چک ۳۹/D.B۔ کھائی کلاں۔

میانوالی:۔ چک ۳۷/M.L۔

ضلع نواب شاہ:۔ دیہہ چھپایٹ۔ کنڈیارو۔ قمر آباد۔ قاضی احمد گوٹھ داد کھان چانڈیہ

ضلع تھرپارکر:۔ چک ۲۰۰۔ کریم نگر فارم

آزاد کشمیر:۔ مظفر آباد

ب۔ نوے ۹۰ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۶ اجھاڑنگ سالار والہ۔ چک ۱۰۸/ج ب نلو منڈی ڈجکوٹ سنگھ۔ چک ۳۶۹/ج ب جودھا نگری۔ چک ۲۸۵/گ ب۔ چک ۱۰۹/گ ب نرائن گڑھ۔

ضلع منٹگمری:۔ چک ۵۵/۲۔ ل محمود پور۔ چک ۲۴۵/E.B۔ رینالہ اسٹیٹ اپکی پلانٹ۔

ضلع لاہور:۔ دہلی دروازہ (لاہور) کماس

ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ بقاپور

ب۔ نوے ۹۰ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگووالی۔ کھریانوالہ۔ منڈیکی بیریاں۔ عزیز پور۔ ڈگری

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۹۳/T.D.A کرونڈ۔ چک ۲۶۶/T.D.A

ضلع رحیم یار خاں:۔ بستی جھول۔ بستی بابا جھنڈا۔ چک ۶۵/P

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۰/7-R

ضلع گجرات:۔ پوڑانوالہ اسماعیل۔ جیوکے سدوکے۔ مونہ ڈپو

ضلع راولپنڈی:۔ ٹیکسلا

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ

ضلع پشاور:۔ پبی

ضلع بنوں:۔ سرائے نورنگ

ضلع سکھر:۔ سکھر شہر

ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ سردار محمد پنجابی۔

ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ

آزاد کشمیر:۔ ڈڈسیلہ جٹاں

ج۔ اسّی ۸۰ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت وسطی (ربوہ) دارالنصر (ربوہ)۔ چک ۵/سرشمیر۔ چک ۲۲۵ چچکانہ

ضلع ملتان:۔ حسن پور

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۳۲/R.B ساہو وال۔ چک ۲۳۳ کوٹھی جھنڈا سنگھ والا چک ۲۳۰/R.B رام پور چوہلہ۔ چک ۲۶/ج ب کلاں۔ چک ۴۲/گ ب۔

ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ چک ۲۶۹/E.B۔ بصیر پور۔

ضلع لاہور:۔ ماڈل ٹاؤن (لاہور) محمد نگر (لاہور)

ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۱۸ رتی۔ بیگم کوٹ۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ دولو والی

ضلع سیالکوٹ:۔ گوکل گگوٹیاں۔ گھریاں کوٹ بدا۔ چندر کے منگولے گھٹیالیاں شہر۔ عینو والی۔ شہزادہ۔

ج۔ اسّی ۸۰ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع مظفر گڑھ:۔ جتوئی

ضلع بہاولپور:۔ چک ۴۴/الف نہر فتح

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹/7-R

ضلع گجرات:۔ گھمیر۔ گوئیریالہ۔ سوک کلاں۔ بنگلہ ۱۳/ش۔ ملکپور۔ مرزا۔ چک ۳۰ ملکوال

ضلع جہلم:۔ پنڈدادنخان۔

ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ

ضلع ہزارہ:۔ بالاکوٹ

ضلع کوہاٹ:۔ کوہاٹ

بلوچستان:۔ سبی

ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ امام بخش۔

ضلع دادو:۔ رادھن

ضلع حیدرآباد:۔ ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ لوہلکہ۔ ٹنڈو غلام علی۔ اسلام آباد

آزاد کشمیر:۔ سکردو۔

مشرقی پاکستان:۔ فاضل پور

د۔ تین چوتھائی یعنی ۷۵ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر جنوبی (ربوہ) دارالرحمت غربی (ربوہ) دارالبرکات (ربوہ) حبل بھٹیاں۔

ضلع ملتان:۔ خانیوال۔ علی پور۔ کبیر والہ۔ کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ شیخ پور کہنہ۔ چاہ گھنے والہ۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۲۷/R.B بہلول پور۔ چک ۲۷۵/R.B کرتار پور۔ چک ۳۳۲/ج ب دھنی دیو۔ چک ۵۹۱/گ ب گنگا پور

ضلع منٹگمری:۔ دیپالپور۔

ضلع لاہور:۔ بھاٹی دروازہ (لاہور) مزنگ (لاہور)

تین چوتھائی یعنی ۷۵ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۱۱۷ بہور

ضلع گوجرانوالہ:۔ لویری والہ

ضلع سیالکوٹ:۔ ربیوکے۔ بھکو بھٹی۔

ضلع گجرات:۔ کرڑیانوالہ۔ دھوریہ

ضلع شاہپور:۔ چک ۹۷/ج

ضلع راولپنڈی:۔ گوجر خان

ضلع اٹک:۔ کوٹ فتح خان

بلوچستان:۔ فورٹ سنڈیمن

ضلع سکھر:۔ روہڑی

ضلع جیکب آباد:۔ جیکب آباد

ضلع نواب شاہ:۔ نواب شاہ

ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ

ضلع تھرپارکر:۔ کوٹ عبداللہ

کراچی:۔ تمام حلقہ جات

۲ دو تہائی یعنی ۶۶ ۲/۳ فیصدی سے زیادہ ادائیگی کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر غربی ب (ربوہ) دارالرحمت شرقی (ربوہ) دارالیمن (ربوہ) باب الابواب (ربوہ) دارالبرکات غربی ربوہ

ضلع ملتان:۔ ملتان شہر۔ وہاڑی منڈی۔

ضلع لائلپور:۔ لائلپور شہر۔ چک ۲۷/ج ب کلاں۔ چک ۶۱/ج ب دھرووڑ چک ۶۲۶/گ ب جھنڈا کالو۔

ضلع منٹگمری:۔ چک ۹/۱۲-ایل۔ گگو

ضلع لاہور:۔ سلطان پورہ (لاہور) سول لائن لاہور۔ لاہور چھاؤنی۔ راجہ جنگ۔ قصور۔

حکومت غلط کار انشورنس کمپنیوں کا انتظام سنبھال لے گی

انشورنس ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۳۸ء میں دو اہم ترامیم کردی گئیں

کراچی ۲۵ فروری۔ صدر پاکستان نے کل ایک آرڈی ننس جاری کیا ہے جس کے ذریعہ انشورنس ایکٹ مجریہ ۱۹۳۸ء میں ترمیم کی گئی ہے۔ اس ترمیم کی رو سے حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ اگر کوئی انشورنس کمپنی صحیح لائنوں پر کام نہ کر رہی ہو تو اس کا انتظام سنبھالنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دے۔

آرڈی ننس کے ذریعے انشورنس ایکٹ میں ایک اور اہم ترمیم بھی کی گئی ہے جس کی رو سے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ جنرل انشورنس کمپنیوں کی املاک کی مالیت ان کی ذمہ داریوں سے بقدر پانچ لاکھ روپیہ زیادہ ہو۔ اب تک ان کمپنیوں پر صرف یہ پابندی تھی کہ وہ ڈیڑھ لاکھ سے ساڑھے تین لاکھ روپے تک کی رقم جمع رکھیں خواہ ان کا کاروبار کتنا ہی وسیع کیوں نہ ہو۔ اور ان کی ذمہ داریوں کی حد کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اب ان کمپنیوں کو اپنی ذمہ داریوں سے خاصی زائد مالیت کی املاک اپنے قبضے میں رکھنی ہوں گی۔ تاہم ایسی چھوٹی کمپنیوں کو جو فوری طور پر اس شرط کی تکمیل نہ کر سکیں گی۔ اس بات کی اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ چار سال میں ضروری انتظامات کر لیں۔ حکومت نے انشورنس کمپنیوں کا نظم و نسق سنبھالنے کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا جو اختیار حاصل کیا ہے اس کا اطلاق ان کمپنیوں پر ہو گا جو ٹھوس لائنوں پر کام نہیں کریں گی یا جن کی سرگرمیاں پالیسی ہولڈروں کے مفادات کے لئے نقصان دہ ہوں گی۔ اس سے پہلے متعلقہ قانون کے تحت ایسی کمپنیوں کے خلاف جو واحد کارروائی کی جا سکتی تھی وہ یہ تھی کہ ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جائے یا ان کا کاروبار ختم کرنے کے لئے عدالت کی طرف رجوع کیا جائے اس قانون میں کسی اور اصلاحی اقدام کی گنجائش نہیں تھی جس کے تحت پالیسی ہولڈروں کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے نئی ترمیم کی رو سے مرکزی حکومت غلط کار کمپنیوں کی اصلاح احوال کے لئے موزوں ایڈمنسٹریٹر مقرر کر سکے گی تاہم اس اقدام سے پہلے متعلقہ کمپنی کو پورا موقعہ دیا جائے گا کہ وہ مرکزی حکومت کے روبرو اپنا معاملہ پیش کر سکے۔ حکومت کا مقرر کردہ ایڈمنسٹریٹر کسی کمپنی کے نظم و نسق کا اس وقت تک ذمہ دار رہے گا جب تک وہ ٹھوس بنیادوں پر کام نہ کرنے لگے۔ کنٹرولر آف انشورنس اینڈ ایڈمنسٹریٹرز کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی کمپنی اپنے سرمایہ اور املاک کا غلط استعمال کرے تو وہ اس کی انتظامیہ کے خلاف مقدمہ قائم کریں۔

آرڈی ننس کے ذریعے انشورنس ایکٹ میں بعض اور ترامیم بھی کی گئی ہیں جن کے تحت لائف انشورنس کمپنیوں کا سرمایہ کسی اور کام میں لگانے کے متعلق دفعات آسان بنا دی گئی ہیں۔ انشورنس ایجنٹوں کے تقرر کی شرائط پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور انشورنس ایجنٹ کی وفات کے بعد اس کے نامزد کردہ کسی شخص کو انشورنس کمیشن کی ادائیگی کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ ان ترامیم سے ملک میں صرف انشورنس کمپنیوں کی کارکردگی بڑھے گی بلکہ پالیسی ہولڈروں کے مفادات بھی محفوظ ہو جائیں گے

ایٹمی تابکاری میں اضافہ نہیں ہوا

کراچی ۲۵ فروری۔ ایٹمی توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر نذیر احمد نے اعلان کیا ہے کہ صحرائے اعظم میں فرانس کے حالیہ ایٹمی تجربے کے بعد پاکستان میں ایٹمی تابکاری میں کوئی غیر معمولی اضافہ نہیں ہوا ہے آپ نے کہا کہ کمیشن نے اس سلسلہ میں فضا میں اور زمین پر جو جانچ پڑتال کی ہے اس سے ریڈیائی تابکاری میں کسی اضافے کا پتہ نہیں چل سکا۔ تاہم جانچ پڑتال کا کام ابھی ہفتہ عشرہ اور جاری رہے گا ڈاکٹر نذیر احمد نے مزید کہا "میں یہ نہیں بتا سکتا کہ تابکاری بادل پاکستان پر سے کب گزرے گا۔ اور آیا یہ گزرے گا بھی یا نہیں

متحدہ عرب جمہوریہ کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

کراچی ۲۵ فروری۔ معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کا تجارتی وفد جلد ہی پاکستان آنے والا ہے۔ جو تجارتی سمجھوتے کے لئے بات چیت شروع کرے گا۔ عراق سے بھی ایک تجارتی وفد پاکستان آنے والا ہے یہ وفد اس معاہدے پر دستخط کرے گا جو چند ماہ پہلے ہوا تھا اس معاہدے کے مطابق پاکستان عراق سے کھجوریں خریدے گا اور پٹ سن کی مصنوعات روئی اور سوتی کپڑا دے گا۔

مشرقی پاکستان کے کسانوں کا تیسرا قافلہ

کراچی ۲۵ فروری۔ مشرقی پاکستان سے ایک ہزار افراد پر مشتمل کسانوں کا تیسرا قافلہ یکم مارچ کو کراچی پہنچے گا۔

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفردی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۲۳۰: منکہ سید عبد المصور ولد سید عبد المنعم

صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے جائیداد غیر منقولہ والد صاحب کے فوت ہو جانے کے بعد ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی۔ میرے دوسرے بھائی اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور اس کی آمد میرے نابالغ بھائی بہنوں کے کام آتی ہے اس کی تقسیم کے بعد جو میرے حصہ میں ملیگی۔ اور میں جو جائیداد پیدا کروں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازم ہوں اور اس وقت میری ماہوار آمد ننانوے (۹۹ روپے) ہے میں اپنی ہر قسم کی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میری وفات کے بعد میری جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنی حصہ جائیداد کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کراؤں تو وہ بعد وفات بوقت حساب مجرا کی جائیگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ سید عبد المصور موصی

گواہ شد فضل الٰہی خاں محرر خاص نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

گواہ شد۔ قریشی عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا وکیل انجمن احمدیہ قادیان دارالامان

نمبر ۱۲۳۹: منکہ معصومہ خاتون زوجہ مکرم شیر محمد خاں صاحب

قوم پٹھان پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ساکن سکرا ڈاکخانہ خاص ضلع میرپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنے مہر جو کہ ۳۵/- روپے ہے ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرے پاس ۲ تولہ سونے کی بالی اور چاندی کے کچھ نصف سیر زیور مالیت مجموعی ۲۸۰/- روپے ہے۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں نہ کچھ میری جائیداد ہے اور نہ کچھ اور۔ اسی مرقومہ رقم کی مجموعی تعداد جو کہ ۳۰۰/- روپے بنتی ہے ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا معصومہ خاتون صاحبہ

گواہ شد: خورشید رقیہ منتظم سکرا

گواہ شد: سلطان احمد خاں سیکرٹری مال سکرا ضلع میرپور۔

تصحیح

مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۶۰ء کے پرچہ مصلح موعود نمبر کے صفحہ ۱۱ پر اشتہار زیر عنوان "سونا چاندی کے فینسی زیورات" میں غلطی سے "شیخ عبد الرشید احمد زرگران" لکھا گیا ہے صحیح عبارت یہ ہے "شیخ عبد الرشید احمد زرگر" احباب تصحیح فرمالیں۔ (مینجر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چچا مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب درویش قادیان حال ڈھاکہ عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز شیخ نذیر احمد صاحب سہگل چنیوٹ بخار میعادی کی بیماری ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(عبد القیوم۔ چنیوٹ)

(۲) باجی شوکت صاحبہ سابق ہیڈ مسٹرس احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ عرصہ دو سال سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل طور پر صحت عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید)

سری نگر میں پھر زلزلہ آگیا

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ کل صبح پھر سری نگر میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے جو چار سیکنڈ تک جاری رہے۔ یہ جھٹکے زیادہ شدید نہیں تھے یاد رہے کہ گذشتہ جمعہ کو بھی سری نگر میں زلزلہ آیا تھا۔

چیف لینڈ کمشنر پیر احسن الدین کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

تیس لاکھ ایکڑ اراضی کا معاوضہ مجوزہ تدریجی شرح کے مطابق تقریباً سو کروڑ روپے ہوگا جو انہیں پچیس سال میں ادا کیا جائے گا۔ ہر ضلع میں واجب الادا معاوضہ کا حساب ہو رہا ہے۔ پروگرام کے مطابق یہ کام اپریل ۱۹۶۰ء میں مکمل ہوگا اور متعلقہ زمینداروں کو مئی ۱۹۶۰ء تک پچیس سالہ بانڈ دے دیئے جائیں گے۔

پیر احسن الدین نے بتایا کہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے زرعی اصلاحات کے مقاصد کی پوری طرح تکمیل کے لئے حال ہی میں یہ ہدایت کی ہے کہ صوبہ میں اشتمال اراضی کا کام بلا تاخیر شروع کیا جائے اور پھر اسے بیس سال کی بجائے پانچ سال تک ختم کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے صدر کی اس ہدایت کے مطابق اشتمال اراضی کی پرانی سکیموں میں بعض اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ امید ہے کہ اس نئی سکیم کے مطابق اشتمال کا کام پانچ سات سال میں ضرور ختم ہو جائے گا جس پر خرچ کا تخمینہ تقریباً نو کروڑ چالیس لاکھ روپے ہے۔ آپ نے کہا کہ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے اشتمال کا کام صوبہ کے بالائی علاقوں کے سولہ اضلاع میں ہوگا۔ پھر اگلے سال سابق سندھ کے بعض اضلاع میں بھی اشتمال شروع کیا جائے گا۔

آپ نے کہا ہمیں اس کام کے لئے پہلے سال تقریباً دو ہزار دو سو تربیت یافتہ پٹواریوں کی ضرورت ہوگی۔ دوسرے سال یہ ضرورت بڑھ کر چار ہزار چھ سو پٹواریوں کی خدمات درکار ہوں گی۔ آپ نے کہا کہ ہم نے اس ضرورت کے پیش نظر مختلف اضلاع میں دس پٹوار سکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے ہر سکول میں بیک وقت پانچ سو پٹواریوں کو تربیت دی جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت صوبہ میں تربیت یافتہ پٹواریوں کی تعداد تقریباً آٹھ ہزار ہے۔

آپ نے کہا کہ زرعی اصلاحات کے پروگرام کے مطابق صوبہ کے بعض اضلاع میں چھوٹے مالکان اراضی کے ملکیتی رقبہ میں اضافہ کرنے کے لئے انہیں سرکاری زمین دی جائے گی۔ جو حال ہی میں بڑے زمینداروں سے حاصل کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس طرح صوبہ میں نہ صرف زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا بلکہ دیہاتی آبادی کا معیار زندگی بھی بڑھے گا۔

پیر احسن الدین نے ایک سوال پر بتایا کہ محکمہ پرورش حیوانات نے مویشی اور بھیڑیں پالنے کے لئے ایک مربعہ سے سے کر تین سو ایکڑ تک اراضی دینے کی ایک نئی سکیم تیار کی ہے۔ گورنر کی مشاورتی کونسل عنقریب اس سکیم کی منظوری دے دیگی۔ تو اس کے تحت تقریباً تین لاکھ ایکڑ بنجر رقبہ مستحق لوگوں کو دیا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ اس طرح صوبہ میں مویشیوں اور بھیڑوں کی دولت میں اضافہ ہو۔

لینڈ کمیشن کے سیکرٹری ملک خدا بخش بچہ نے اس پریس کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بلا شبہ اس وقت صوبہ میں اراضی کا بازار کا بھاؤ تقریباً بیس روپے فی پروڈیوس انڈکس یونٹ ہے لیکن ہم بڑے زمینداروں کو پانچ روپے سے لے کر ایک روپے تک فی پروڈیوس انڈکس یونٹ کی تدریجی شرح کے مطابق معاوضہ دیں گے۔ آپ نے کہا کہ معاوضہ کی شرح اس قدر کم مقرر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر صوبہ میں بیک وقت تیس لاکھ ایکڑ اراضی برائے فروخت پیش کی جائے تو مارکیٹ نرخ اس سے زیادہ نہیں ہوگا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے مزارعین اراضی کی زیادہ قیمت دینے کی سکت نہیں رکھتے۔ آپ نے کہا کہ مزارعین کے لئے آٹھ روپے فی پروڈیوس انڈکس یونٹ کا بھاؤ مقرر ہے ان کے لئے بھاؤ تین روپے زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حکومت زرعی اصلاحات کے نفاذ کے لئے سرکاری خزانہ سے کچھ خرچ کرنا نہیں چاہتی ہمیں مزارعین سے جو زیادہ آمدنی ہوگی اس کا بیشتر حصہ بنجر اراضی کو قابل کاشت بنانے پر خرچ ہوگا۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۵ فروری بروز جمعرات بعد نماز عصر مکرم میجر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری پروفیسر جامعہ نصرت ربوہ کی صاحبزادی رضیہ سلطانہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا نکاح مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء کو قصر خلافت میں سید منظور علی صاحب ریٹائرڈ انجینئر چاٹگام کا نگ ابن مکرم سید حامد علی صاحب آف بھاگلپور کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے بعض افراد۔ تعلیم الاسلام کالج کے ممبران سٹاف اور دیگر اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے نیز ازراہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی نے کی۔ بعد ازاں نور الاسلام صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پر معارف نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

دعویٰ غلط ہے اور یا اگر آپ نے براہ راست یہ حوالہ دیکھا ہے تو پھر آپ نے دیدہ و دانستہ شہادت کو چھپایا ہے اور دنیا کو احمدیت کے متعلق غلط تصور دینے کی عمداً کوشش کی ہے۔

ایک بات یہاں اور بھی قابل غور ہے اور وہ یہ ہے کہ مولانا نے خود اعتراف فرمایا ہے کہ انہوں نے پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب "قادیانی مذہب" سے ابتدائی رہنمائی حاصل کی۔ آپ نے اس کتاب کی بہت تعریف بھی فرمائی ہے۔ تاہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ نے اپنی تحقیقات کے دوران میں ان کتابوں کا بھی مطالعہ فرمایا ہے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے "قادیانی مذہب" کے جواب میں شائع ہوئی ہیں جیسا کہ موقر معاصر نے اپنے ریویو میں فرمایا ہے حقیقت یہی ہے کہ آپ نے پروفیسر صاحب کی کتاب سے ہی استفادہ کیا ہے اور اسی کو حرف آخر سمجھ کر مزید تحقیقات کی جستجو پروفیسر صاحب کی کتاب کے جماعت کی طرف سے جوابات بھی شامل ہیں ضرورت نہیں سمجھی۔ اور آپ نے احمدیہ لٹریچر کا جو مطالعہ کیا بھی ہے وہ پروفیسر صاحب کی رہنمائی اور انہی کے کیروٹ پر کیا ہے جو پروفیسر صاحب موصوف نے کھینچی ہیں یہ تو وہی بات ہے جیسا کہ مثلاً "قرآن کریم کا مطالعہ (نعوذ باللہ) استیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کی روشنی میں کیا جائے جب انسان شروع ہی سے تعصب کی سرخ عینک پہن لیتا ہے تو اس کو ہر چیز لال مرچ سے ہوئے نظر آتی ہے۔ ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ معاندین کی تحریرات سے خالی الذہن ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک تصنیف (لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی") کا مطالعہ فرمائیں۔ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کی تائید میں اس زمانہ میں اس سے بہتر کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی اور آپ پر یہ حقیقت بھی کسی قدر واضح ہو جائے گی کہ "قادیانیت" نے عالم اسلام کو کیا عطا کیا ہے؟

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴